من صام -و من قام -رمضان إيماناً و احتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه(صحيح بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل اور ثواب کی امید میں رمضان المبارک کا روزہ رکھے گا اور تراویح پڑھے گا، اسکے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

روزہ وتراویح کے مختصر احکام

از

مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

(بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل، وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

شائع کردہ

ادارہ رضیۃ الأبرار بھٹکل، کرناٹک، ھند

نام کتاب	:	روزہ وتراویح کے مختصر احکام
مؤلف	:	حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی مدظلہ العالی
کمپوزنگ	:	قاسمی کمپوٹر، ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل
طبع اول	:	۱۴۳۱ھ مطابق ۲۰۱۰ء
طبع دوم	:	۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۱ء
تعداد	:	دو ہزار (۲۰۰۰)
باہتمام	:	محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی

ملنے کا پتہ:

ادارہ رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

Edara Raziyatul Abrar,

Maskan-e-Shafi,Salman Abad,

Bhatkal-581320,Mob-9739961051

انتساب

بنام

زوجہ مرحومہ بی بی انیسہ بنت محمد اسماعیل طاہر اکھروری (م ۲۰۱۰ء)

جن کی رفاقت وتعاون سے مجھے ہر طرح کا سکون ویکسوئی نصیب ہوئی،
جس کی وجہ سے مجھے علمی واجتماعی خدمت کا موقع نصیب ہوا۔
موصوفہ کا انتقال مورخہ ۴/ذی القعدہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۳/اکتوبر ۲۰۱۰ء کو
ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اور انکے
درجات کو بلند فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مولف

الحمدللہ الذی جعل الصیام فریضة، وجعل قیام لیله تطوعا، والصلاة والسلام علی محمد النبی الامی وعلی أله وأصحابه أجمعین.

أما بعد! گذشتہ سال رمضان المبارک سے پہلے ایک رسالہ بنام ''رمضان کی دواہم عبادتیں'' شائع کیا گیا تھا۔اللہ کاشکر ہے کہ اس رسالہ کولوگوں نے پسند فرمایااورمفید ثابت ہوا،اور جملہ نسخہ اسی وقت فروخت ہوئے۔اب چونکہ رمضان المبارک قریب ہے، بعض احباب کامشورہ ہے کہ اس کودوبارہ شائع کیاجائے۔لہذا یہ رسالہ جزوی ترمیم واضافہ کے ساتھ ''روزہ وتراویح کے مختصراحکام'' کے نام سے شائع کیاجارہاہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کوبھی مفید بنائے،لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے لئے عمل کی توفیق عطافرمائے۔آخرمیں قارئین کرام سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس آیام میں اپنے لئے ،تمام مسلمانوں کے لئے اورخصوصی طورپر راقم محمدشفیع قاسمی ومرحومہ زوجہ بی بی آنیسہ کے لئے ضرور دعاکریں۔اس موقع پرعزیزی فرزندمحمداحمدسلمہ کاشکریہ اداکرناضروری سمجھتاہوں کہ ان کےتعاون سے یہ کام مکمل ہوا۔اللہ تعالیٰ انکوصحت وعافیت کے ساتھ اپنے لئے اوردوسروں کے لئے مفید بنائے۔

محمدشفیع قاسمی بن ڈاکٹرعلی ملپا،بھٹکل

۵رشعبان ۱۴۳۲ھ مطابق ۷رجولائی ۲۰۱۱ء

بروزجمعرات بوقت صبح سات بجے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزہ وتراویح کے مختصر احکام

سال کے بارہ مہینوں میں رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی بابرکت اور عبادت کا مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ اسکے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے قیام تراویح کو سنت قرار دیا۔رمضان المبارک میں اعمال کے ثواب میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔ایک فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر اور ایک سنت کا ثواب فرض کے برابر کردیا جاتا ہے۔رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت ورحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بندکردیئے جاتے ہیں،اور سرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے۔(بخاری ومسلم)

ارشاد نبوی ہے: جو شخص صدق دل اور ثواب کی امید میں رمضان کے روزہ رکھے اور اور تراویح پڑھے،اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔(بخاری ومسلم)

رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کا معمول باقی دنوں کے مقابلہ میں مختلف ہوتا تھا۔تلاوت،صدقات،اعتکاف اور دعاؤں کا اہتمام فرماتے، اور رات بھر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں اتنی عبادت کرتے تھے، جتنا غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے۔ (احادیث عفان بن مسلم،اسنادہ صحیح)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے تھے اور رمضان ختم ہونے تک بستر کے قریب نہیں آتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ، قال المناوی اسنادہ حسن)

روزہ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ.**

اے مسلمانو! تمہارے اوپر روزے فرض کردئے گئے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کردئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے مہینہ میں روزہ فرض کردئے گئے ہیں اور یہ مہینہ تقویٰ پیدا کرنے کا مہینہ ہے۔

جب رمضان المبارک کا چاند نظر آئے یا شعبان کے تیس (۳۰) دن مکمل ہو جائیں، تو ہر عقل والے، بالغ اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھنے والے، مقیم مسلمان پر پورے مہینہ کا روزہ رکھنا فرض ہے، روزہ نہ رکھنے پر گناہ گار ہوگا اور آخرت میں عذاب کا بھی مستحق ہوگا۔

مسائل چاند: (۱) اگر کوئی روزہ دار شروع رمضان میں کسی ایسے مقام پر پہنچے، جہاں رمضان شروع نہ ہوا ہو، تو اس کا روزہ نفل ہو جائیگا اور وہ اس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے گا۔ (۲) اگر کوئی شخص کسی ایسے علاقہ سے سفر کرے، جہاں

رمضان نہ ہو، اور رمضان والے علاقہ میں پہنچے، تو وہ روزہ دار کی طرح رہے، اوراس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے۔(۳) اگر کوئی روزہ دار ایسے علاقہ میں پہنچ جائے، جہاں پر عید ہو، تو وہ اس شہر والوں کے ساتھ عید منائے، اور انتیس (۲۹) سے کم روزوں کی قضا کرے۔ (۴) اگر کوئی عید کر کے سفر کرے اور ایسے مقام پر پہنچے، جہاں پر رمضان ہو، تو وہ، روزہ دار کی طرح رہے، اوراس علاقہ کے حساب سے روزہ رکھے اور عید منائے، اگر چہ اس کے روزے تیس (۳۰) سے زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ (۵) اگر چاند مشرقی علاقہ میں نظر آئے اور مغربی علاقہ میں نظر نہ آئے، تو مغربی علاقہ والے، مشرقی علاقہ والوں کی رویت کا اعتبار کریں۔(**فتح المعین ۲/۲۱۹**)

روزے کے فرائض:۔(۱) نیت کرنا، فرض روزہ کے لئے روزانہ مغرب سے سحری تک نیت کرنا فرض ہے۔فرض روزہ کی نیت میں تعین بھی لازم ہے۔ ارشاد نبوی ہے۔**لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ. (سنن ابن ماجه ۱۷۰۰، اسناده صحيح، الدراية ۱/۲۷۵)**

لا صيام لمن لم يفرضه من قبل الفجر (سنن دارقطنی ۲۲۱۴)

ہر دن، رات کو کل کے روزہ کی نیت کرے۔نیت یعنی دل میں استحضار کرنے کے ہیں، دل میں نیت کرنا ضروری ہے، زبان سے بھی کہے تو بہتر ہے۔**نَوَيْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَاءِ فَرْضِ رَمَضَانَ هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى.** میں نیت کرتا ہوں اس

سال کے رمضان کے فرض روزے کی، اللہ تعالیٰ کے لئے (۲) پیٹ اور دماغ میں کسی چیز ڈالنے سے بچنا۔ (۳) جماع اور منی نکالنے سے بچنا۔ (۴) عمداً یعنی جان بوجھ کر قے کرنے سے بچنا۔ البتہ اگر خود بخود قے آجائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ توڑنے والی چیزیں:۔ (۱) جان بوجھ کر کھانا پینا، بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ پینا۔ کان، ناک اور شرمگاہ میں کسی چیز کا ڈالنا۔ (کان میں پانی چلے جانے سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک روزہ باطل نہیں ہوگا، البتہ دوا ڈالنے سے باطل ہو گا۔) (۲) جان بوجھ کر قے کرنا۔ (۳) حیض ونفاس کا شروع ہونا۔ (۴) جماع کرنا اور منی نکالنا۔ (۵) پاگل ہونا، دن بھر بے ہوشی اور نشہ کی حالت میں رہنا۔ (۶) مرتد ہونا یعنی اسلام سے نکل جانا۔

روزے کی سنتیں:۔ (۱) سحری یعنی آخر رات میں کھانا (وقت کے بعد کھانے سے روزہ نہیں ہوگا) (۲) فرض غسل کی ضرورت ہو تو سحری سے پہلے غسل کرنا۔

(۳) تلاوت، ذکر، صدقات زیادہ کرنا۔ (۴) سورج غروب ہوتے ہی افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا۔ حضرت ابوعطیہؒ سے روایت ہے کہ میں اور جناب مسروقؒ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ صحابہ میں دو ایسے ہیں جن میں سے ایک افطار میں اور مغرب کی نماز پڑھنے میں جلدی کرتے ہیں، اور دوسرے صحابی افطار اور مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ کون صحابی افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرتے ہیں؟ ہم نے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرتے تھے۔ (صحیح مسلم ۲۶۱۰) (دیر تک افطاری میں مشغول رہ کر مغرب کی نماز میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔)

(۵) کھجور یا پانی سے افطار کرنا۔ (٦) افطار کے وقت دعا مانگنا۔ (٦) روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھنا۔ "اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ، ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْق، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰه. (ابوداود) دوسرے کے گھر میں افطار کرے تو یہ دعا پڑھے۔ اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّائِمُونَ، وأَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ.

(الأذکار للنووی، ص ۲۲۰) (۷) روزہ دار کے لئے افطاری کا انتظام کرنا۔

روزے کے مکروہات: (۱) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، لڑائی، جھگڑا کرنا (۲) روزہ کی حالت میں خوشبو کا ستعمال کرنا مکروہ ہے۔ (اسنی المطالب، اعانة الطالبین) (۳) بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھنا (ظالم شوہر کے لئے چک کر تھوک دینا جائز ہے) (۴) ٹوتھ پیسٹ Tooth paste یا منجن کا استعمال کرنا مکروہ ہے۔ (۵) زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم روزہ سے ہو تو صبح کو مسواک کرو اور دوپہر کو مسواک مت کرو۔

(المعجم الکبیر للطبرانی) (امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے)(٦) کلی، غرغرہ، ناک میں پانی لینے میں زیادتی کرنا مکروہ ہے۔(٧) شہوت سے معانقہ کرنا، بوسہ دینا یا شہوت کے کسی عمل کو کرنا مکروہ ہے۔(اگر انزال کا خوف ہوتو بوسہ لینا یا شہوت کے کسی عمل کو انجام دینا حرام ہے)۔(٨) بلاضرورت سرمہ، کاجل لگانا مکروہ ہے۔(٩) سارادن سونا (١٠) عبادت کو چھوڑ کر کھیل کوداورٹی.وی TV میں مشغول ہونا۔(١١) بلاضرورت خون نکالنا مکروہ ہے۔البتہ ضرورت کے وقت خون ٹیسٹ کروانے کے لئے روزہ دار کا خون نکلوانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اگر کسی مریض کوخون دینے کے لئے خون نکالے، تواس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا(١٢) بلاضرورت تیرنا مکروہ ہے۔ (کان وغیرہ میں پانی چلا جائے، تو روزہ ٹوٹ جائے گا)(١٣) بلاضرورت گلوکوز لگانا مکروہ ہے۔شدید بیماری کی صورت میں انجکشن اور گلوکوز لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

مندرجہ ذیل صورت میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

(١) سخت بیماری یا روزہ رکھنے کی بنا پر مرض بڑھنے کا اندیشہ ہو۔(٢) مسافر کے لئے۔جوشخص اڑتالیس (٤٨) میل ہاشمی کے سفر کا ارادہ رکھتا ہو، اس کے لئے روزہ نہ رکھنا اور چار رکعات والی نماز کو دورکعات پڑھنا جائز ہے۔ ایک میل ہاشمی کی مسافت امام نوویؒ اور علامہ عینیؒ نے چھ ہزار 6000 ذراع لکھا ہے اور ایک ذراع

چوبیس انگلیوں کا لکھا ہے۔ایک ذراع چوبیس انچ،60.96cm کے حساب سے 48 میل ہاشمی 175.56 کلومیٹر ہوتے ہیں، لہذا اس سے کم کی مسافت میں نماز میں قصر کرنا اور روزہ کا ترک کرنا صحیح نہ ہوگا۔**الفقہ المنہجی** میں 81 کلومیٹر لکھا ہے، جو اس حساب سے صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے، واللہ اعلم۔

قضاء وفدیہ کے احکام:۔ مریض، مسافر، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت جب اپنی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو جتنے روزہ چھوٹ گئے ہوں تو اتنے ہی روزہ قضا کریں۔(۲) اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اپنے بچہ کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے، تو ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے، اور عذر دور ہو جانے کے بعد اتنے روزہ قضا رکھے۔(امام ابوحنیفہ کے نزدیک اگر حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت اپنی تکلیف یا بچہ کی تکلیف کی وجہ سے روزہ نہ رکھے تو صرف قضا لازم ہے اور فدیہ واجب نہیں ہے)(۳) ایسا مریض یا بڑھا جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہو، تو وہ روزہ نہ رکھے، اور ہر روزہ کے بدلہ میں فدیہ ادا کرے۔فدیہ کی مقدار شوافع کے نزدیک ایک مُد اناج 600 گرام تقریباً ہوتی ہے اور احناف کے نزدیک صدقۃ فطر کے برابر نصف صاع گیہوں تقریباً پاونے دو(1.750) کلو گرام یا اس کی قیمت ہوتی ہے۔

فطرہ: رمضان المبارک کے ختم پر بطور کفارہ صدقۃ فطر واجب ہوتا ہے۔ ہر آدمی کی طرف سے ایک صاع اناج ادا کیا جائے گا۔ایک صاع کی مقدار

تقریباً دونوں ہتھیلیاں ملا کر چار بڑی ہتھیلیوں کی مقدار ہوتی ہے۔ کلوگرام کے حساب سے بعض علماء کی تحقیق کے مطابق ۲ کلو ۱۰۰ گرام ہوتا ہے۔ احتیاطاً دو کلو چارسو (2.400) کلوگرام ادا کرے۔ احناف کے نزدیک نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت ادا کی جائیگی۔ نصف صاع گیہوں تقریباً پاونے دو (1.750) کلوگرام ہوتا ہے۔

تراویح

تراویح رمضان المبارک کی مستقل عبادت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تراویح کی تاکید فرماتے تھے، فرض ہونے کے خدشہ سے حکم نہیں فرماتے تھے، اور ارشاد فرماتے تھے، جو شخص رمضان المبارک میں سچے دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھیگا، اسکے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزہ کو فرض کیا ہے اور تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان بیہقی) (۲) اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان المبارک کے روزے کو فرض کیا ہے اور میں نے رمضان المبارک کے قیام (تراویح) کو سنت قرار دیا ہے۔ (سنن نسائی)

بیس رکعات تراویح سنت ہے

جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ بعض لوگ بیس (۲۰) رکعات تراویح کے سنت ہونے، اور اس

پر اجماع کا انکار کرتے ہیں، اور تہجد کے باب کی احادیث اور عبارتوں سے آٹھ رکعات تراویح پر استدلال کرتے ہیں۔ خود بھی دھوکہ میں رہتے ہیں، اور دوسروں کو بھی دھوکہ میں ڈالتے ہیں۔ جبکہ عمل رسول، اور جمہور صحابہ سے بیس رکعات تراویح ثابت ہے۔ ذیل میں بیس رکعات تراویح کی چند روایات ومحدثین کے اقوال نقل کئے جارہے ہیں۔

۱) عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی المسجد ذات لیلة، فصلی بصلاته ناس، ثم صلی اللیلة القابلة، فکثر الناس، ثم اجتمعوا من اللیلة الثالثة أو الرابعة، فلم یخرج إلیهم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم، فلم أصبح، قال: قد رأیت الذی صنعتم، ولم یمنعنی من الخروج إلیکم، إلا أنی خشیت أن تفرض علیکم. وذلک فی رمضان. ﴿موطا امام مالک ۲۴۸، وصحیح مسلم ۱۸۱۹، وسنن النسائی ۱۶۰۴﴾

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریک حیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نماز پڑھنے لگے، دوسری رات بھی ایسا ہی ہوا، تیسری یا چوتھی رات جب لوگ بہت جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات باہر تشریف نہیں لے گئے، جب صبح ہوئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”تمہارا جمع ہونا مجھے معلوم تھا، میں

اسلئے نہیں آیا، مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض کردی جائے گی‘‘۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ واقعہ رمضان المبارک کا تھا۔

۲) علامہ بر باتیؒ العنایہ میں، علامہ رافعیؒ فتح العزیز میں، علامہ ابن الملقنؒ البدر المنیر میں، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ تلخیص الحبیر میں حدیث نقل کی ہے کہ

ان رسول اللہ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ لَيَالِ رَمَضَانَ وَصَلى عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَخَرَجَ وَصَلى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّا لِثَةُ كَثُرَا لنَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ عَلَيْهِ ا لسَّلَام وَقَا لَ: عَرَفْتُ اجْتِمَاعَكُمْ لٰكِنِّى خَشِيْتُ أنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ

﴿العنایۃ ۲ / ۲۳۴﴾

ترجمہ: روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی، دوسری رات بھی لوگ جب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔اور جب تیسری رات صحابہ کرام ؓ کی کثیر تعداد مسجد میں جمع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے اور تم کر نہ سکو۔

۳)عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّى فِى رَمَضَانَ،عِشْرِيْنَ رَكْعَة وَالوِتْرَ. (مصنف ابن أبى شيبة ۲ ۲۹۲)

(اس حدیث کے ایک راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمانؒ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے، مگر امام بخاریؒ نے ان پر جرح نہیں کیا ہے، بلکہ سکتوا عنہ لکھا ہے۔اور شیخ ناصرالدین البانیؒ نے انکی روایت کوصحیح ابن ماجہ ۱۴۹۵ میں صحیح لکھا ہے۔)

ترجمہ: حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

۴) **عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنهما أن النبی ﷺ خرج لیلة فی رمضان فصلی بالناس أربعة وعشرین رکعة.**

(مخطوطات أبی طاهر أصبهانی ۲۲۳)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کی ایک رات باہر تشریف لائے اور صحابہ کو چوبیس رکعات نماز پڑھائی۔

۵) **عن السائب بن یزید رضی اللہ عنہ قال: کانوا یقومون علی عهد عمر فی شهر رمضان بعشرین رکعة، وکانوا لیقرء ون بالمئین من القرآن.**

﴿مسند ابن الجعد ۲۸۲۵، وإسناده صحیح علی شرط الشیخین﴾

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ (صحابی، م ۹۱ھ) فرماتے ہیں کہ امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور وہ سوسو آیتیں پڑھا کرتے تھے۔

٦)عَنْ أَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ أُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ:أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَمَرَأبَيًّا أَنْ يُّصَلِّىَ بِالناس فِي رَمَضَانَ،فَقَالَ:إِنَّ النَّاسَ يَصُومُونَ النَّهَارَ وَلايُحْسِنُونَ أنْ يَّقْرَأُوا،فَلَوْ قَرَأتَ القرآن عَلَيهِم بِاللَّيْلِ، فَقَالَ :يَا أَمِيْرَالْمُؤمِنِين! هَذَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْعَلِمْتُ وَلٰكِنَّهُ أحْسَنُ، فَصَلَّىٰ بِهِم عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

﴿المختارة لضياء المقدسى ١١٦١،وإسناده حسن﴾

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہؒ (تابعی م۹۰ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے رمضان المبارک میں لوگوں کو تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے، اس لئے تم ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا امیر المؤمنین ! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر ابھی تک عمل نہیں ہے (یعنی با جماعت تراویح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہی بہتر ہے، تو انہوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔

٧) عن الحسن قال: كانوا يصلون عشرين ركعة، فإذا كانت العشر الأواخر زاد ترويحة شفعين. ﴿فضائل رمضان لابن أبى الدنيا٥٣،وإسناده صحيح على شرط مسلم﴾

ترجمہ: حضرت حسن بصریؒ (تابعی ۲۱ھ تا ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ صحابہ و تابعین رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے، اور آخیری عشرہ میں ایک ترویحہ یعنی چار رکعات کا اضافہ فرماتے تھے۔

۸) عن إبراهيم أن الناس كانوا يصلون خمس ترويحات فى رمضان. ﴿الآثار لأبى يوسف ۲۰۹، وإسناده صحيح﴾

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعیؒ (تابعی ۵۰ھ تا ۹۶ھ) فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ و تابعین) رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے۔

۹) امام محمد بن ادریس شافعیؒ (تبع تابعی، م ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں۔

رأيتهم بالمدينة يقومون بتسع وثلاثين وأحب إلى عشرون لأنه روى عن عمر وكذلك يقومون بمكة ويوترون بثلاث. (الأم ۱/۱۶۷)

ترجمہ: میں نے مدینہ منورہ میں لوگوں کو انتالیس (۲۰+۱۶+۳) رکعات پڑھتے دیکھا اور میرے نزدیک بیس (۲۰) رکعات افضل ہے، اسلئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے، اور مکہ والے بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

۱۰) امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) لکھتے ہیں۔

واختلف أهل العلم فى قيام رمضان فرأى بعضهم أن يصلى

احدی وأربعین رکعة مع والوتر وهو قول أهل المدینة والعمل علی هذا عندهم بالمدینة، وأكثر أهل العلم علی ما روی عن عمر وعلی وغيرهمامن أصحاب النبی ﷺ عشرين ركعة، وهو قول الثوری وابن المبارک والشافعی. ﴿سنن ترمذی ،باب ما جاء فی قیام شهر رمضان﴾

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے متعلق علماء کے دوقول ہیں۔بعض علماء کے نزدیک اکتالیس رکعات وتر کے ساتھ ہے۔اور جمہور علماء کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) ہی رکعات ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایتوں کی بناپر اورامام سفیان ثوریؒ، امام عبداللہ ابن مبارکؒ اورامام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

حضرت حسن بصریؒ، امام شافعیؒ، اورامام ترمذیؒ کی عبارت میں بیس رکعات سے زیادہ کا بھی ذکر ہے۔اسلئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ عبادت کے شوق میں بیس رکعات سے زیادہ بھی پڑھا کرتے تھے۔مگر بعد کے علماء وفقہاء نے اس کواجماع کے خلاف ہونے کی وجہ سے ترک کردیا۔صحابہ وتابعین کے زمانہ میں بیس رکعات سے کم تراویح پڑھنے کا معمول نہیں رہا۔اسی لئے تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللہ ابن مبارکؒ، امام داودظاہریؒ، ودیگر فقہاء ومحدثین امام ترمذیؒ، امام بیہقیؒ، علامہ ابن عبدالبر مالکیؒ، امام غزالیؒ، علامہ کاسائیؒ، علامہ ابن رشد قرطبی

مالکیؒ، علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ، علامہ رافعیؒ، علامہ ابواسحاق شیرازیؒ، علامہ نوویؒ، علامہ سبکیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ، علامہ ابن الملقنؒ، علامہ زین الدین عراقیؒ، علامہ عینیؒ، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ، علامہ زکریا انصاریؒ، علامہ رملیؒ، علامہ خطیب شربینیؒ، علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ وغیرھم بیس (۲۰) تراویح کے قائل، بلکہ بیس (۲۰) رکعات پر عمل پیراء ہیں۔

آداب تراویح

۱) اخلاص کے ساتھ یعنی اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے تراویح پڑھے

۲) ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرے

۳) اطمینان کے ساتھ تراویح پڑھے، جلدی جلدی نماز پڑھنے سے نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

۴) دعا افتتاح، اور التحیات کو مکمل پڑھے، اس لئے کہ فرض اور سنت نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۵) رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کم از کم تین مرتبہ ضرور پڑھے۔

۶) ترویحہ یعنی ہر چار رکعات کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا سنت ہے۔

۷) تراویح میں کم از کم ایک مکمل قرآن پڑھنا اور سننا سنت ہے۔

۸) قرآن پڑھتے وقت باتیں و دوسرے امور میں مشغول ہونا منع ہے۔

۹) بلا ضرورت تراویح کو چھوڑ کر جانا مکروہ ہے، اسلئے کہ امام کے ساتھ آخر تک

تراویح پڑھنے سے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

۱۰) تراویح میں امام قرآن صاف صاف پڑھے، جلدی جلدی اور لحن کے ساتھ قرآن پڑھنے سے ثواب کے بجائے عذاب کا مستحق ہوسکتا ہے۔

طریقہ تراویح

تراویح خوشی کے ساتھ، دل سے، ثواب کی امید میں، سنت کے مطابق، فرض نماز ہی کی طرح پڑھے۔ جلدی جلدی، سستی کے ساتھ تراویح پڑھنے سے، ثواب میں کمی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض بھی ہوتے ہیں۔ ایک مہینہ اللہ کو راضی کرنے کے لئے اور جنت کو حاصل کرنے کے لئے، تکلیف برداشت کرنا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ ذیل میں تراویح کی ترتیب واحکام لکھے جاتے ہیں۔ (۱) ہر دو رکعات کی نیت کرے۔ (۲) اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر باندھے۔ (۳) شافعی حضرات وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفاً مُسْلِماً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَا يَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ پڑھیں۔ (صحیح مسلم) حنفی حضرات سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔ (ابوداود) (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے۔ (مصنف عبدالرزاق ۲۵۸۹) (۵) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے مکمل سورہ فاتحہ

پڑھے۔(۶) پھر قرآن پڑھے۔(۷) رکوع کرے اوراس میں کم ازکم تین ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ (وَبِحَمْدِهٖ) پڑھے۔(ترمذی وابوداود)(۸) رکوع سے اٹھ کر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ...... پڑھے۔(۹) سجدہ کرے اوراس میں کم ازکم تین ۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ (وَبِحَمْدِهٖ) پڑھے۔(ترمذی ابوداود)

(۱۰) سجدہ سے اٹھے، اطمینان سے بیٹھ کر رب اغْفِرْلِي ،وَارْحَمْنِیْ ، وَاجْبُرْنِی ،وَعَا فِنِیْ، وَاَجِرْنِیْ ، وَارْفَعْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَارْزُقْنِی پڑھے۔

(۱۱) پھر دوسرا سجدہ کرے اور سجدے میں تین ۳ مرتبہ تسبیح پڑھے۔

(۱۲) سجدہ سے اٹھ کر تشہد میں بیٹھے اور اَلتَّحِیَاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلَی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَن لَّااِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰه، اَللّٰهُمَّ صَلِّی عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِیْمَ، وَبَارِک عَلیٰ مُحَمَّدٍوَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبرَاهِیْمَ وَعَلیٰ آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد، اَللّٰهُمَّ اِنِّی اِعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ، وَاَعُوذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ، اَللّٰهُمَ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی ظُلْماً

كَثِيْراً، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْلِی مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ، وَارْحَمْنِی اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیْم پڑھے۔تشہد میں انگلی ایک بار اٹھائے، ہلاتے نہ رہے۔(ابوداود بسند صحیح)(۱۳)سلام پھیرے۔(۱۴)دوسری رکعات میں دعاء افتتاح (وَجَّهْتُ / سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ) نہ پڑھے، اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم سے پوری رکعت اسی طرح ادا کرے۔

(۱۵)اسی طرح بیس رکعات ادا کرے۔

بعض لوگ فرض نماز اور تراویح کی نماز میں فرق سمجھتے ہیں۔جلدی اور سستی کے خاطر بعض اذکار پڑھتے نہیں یا کم پڑھتے ہیں۔یہ خلاف سنت ہے۔اس سے اللہ ناخوش ہوتا ہے،اور شیطان خوش ہوتا ہے۔

ترویحہ: ہر چار رکعات کو ایک ترویحہ کہتے ہیں۔تراویح میں ہر چار رکعات کے بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے۔علماء وفقہاء نے لکھا ہے کہ ہر چار رکعات کے بعد بیٹھ کر یہ دعا پڑھے۔سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ، وَالْقُدْرَةِ، وَالْکِبْرِیَآءِ، وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ، سُبُّوحٌ قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ، لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰه نَسْتَغْفِرُاللّٰه، وَنَسْئَلُکَ الْجَنَّة، وَنَعُوذُبِکَ مِنَ النَّار. یا سبحان اللہ،لاالہ الا اللہ،اللہ اکبر یا کوئی دعا پڑھے۔اسلئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ میں تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد طواف کیا کرتے تھے،اور

مدینہ میں ہر چار رکعات کے بعد چار رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔تراویح ونماز کی تفصیل ودلائل کے لئے راقم کی کتاب ’’تراویح سنت کے مطابق پڑھئے‘‘ کا مطالعہ کیجئے۔

افطار سے پہلے کثرت سے یہ دعا پڑھے:یَاوَاسِعَ الْفَضْلِ اِغْفِرْلِیْ اور اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْ ءٍ أَنْ تَغْفِرْلِیْ

افطار کے وقت کی دعا: اللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزُقِک اَفْطَرْتُ، ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ،وَثَبَتَ الْاَ جْرُ اِنْشَا ءَ اللہ .

کسی کے یہاں افطار کرے،تو یہ دعا پڑھے: اَفْطَرَ عِنْدَ کُمُ الصَّا ئِمُونَ، وَ أَکَلَ طَعَا مَکُمُ الْاَ بْرَارُ ،وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَا ئِکَةُ.

نماز وتر کے بعد یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ، سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ،سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس، رَبُّ الْملآئِکَةِ وَالرُّوْح.اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْکَ،لَااُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْک اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلیٰ نَفْسِکَ

رمضان المبارک میں کثرت سے پڑھے:۔ لَااِلٰــــــهَ اِلَّااللہ، اَسْتَغْفِرُاللہ، اَسْئَلُکَ الْجَنَّة ، وَاَعُوذُبِکَ مِنَ النَّار.

رمضان کے آخری عشرہ میں کثرت سے پڑھے:

اللّٰھُمَّ إِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ